74988 ـ نقل و حمل کی گاڑیوں میں کوئی زکاۃ نہیں

سوال

کیا نقل و حمل کی ملکیتی گاڑیوں پر زکاۃ واجب ہوتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نقل و حمل والی گاڑیوں پر زکاۃ نہیں ہے، بلکہ ان کی اجرت نصاب کو پہنچ جائے تو سال گزرنے کے بعد اس پر زکاۃ واجب ہو گی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا غلہ اور مسافروں کی نقل و حمل میں استعمال ہونے والی گاڑیوں پر زکاۃ واجب ہے، اور اسی طرح جو اونٹ اس کے مشابہ ہیں ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" سامان اور سواریوں کی نقل و حمل اور بار برداری کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیوں اور اونٹ میں زکاۃ نہیں ہے، کیونکہ یہ فروخت اور تجارت کے لیے نہیں بلکہ یہ تو بار برداری اور نقل و حمل کے لیے رکھی گئی ہیں، لیکن اگر گاڑیاں فروخت کرنے لیے ہوں اور اسی طرح اونٹ اور گدھے، اور خچر اور وہ جانور جن کی خرید و فروخت جائز ہے، وہ تجارت اور فروخت کرنے کے لیے ہوں تو اس میں زکاۃ و اجب ہو گی؛ کیونکہ وہ اس سے ایك تجارتی سامان بن کر تجارت کے زمرے میں آتی ہیں، تو اس طرح اس میں زکاۃ واجب ہو گی، اس کی دلیل ابو داود وغیرہ کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس چیز کی زکاۃ دینے کا حکم دیتے جو ہم فروخت کرنے کے لیے تیار کرتے "

جمہور اہل علم کا مسلك یہی ہے، اور امام ابو بکر بن منذر رحمہ اللہ تعالی نے اس پر اہل علم کا اجماع بیان کیا ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (14 / 181).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ہم نقل و حمل اور بطور ٹیکسی استعمال ہونے والی گاڑیوں کی زکاۃ کس طرح نکالیں، کیا اس کی قیمت پر زکاۃ ہو گي یا اس کی اجرت اور آمدن پر ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" جب یہ گاڑیاں بطور اجرت اور ٹیکسی استعمال ہوتی ہیں تو ان کی آمدن میں زکاۃ واجب ہو، جبکہ یہ اجرت نصاب کو پہنچے اور اس پر سال گزر جائے تو پھر زکاۃ ہو گی، نہ کہ اس کی قیمت پر" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 349)

واللہ اعلم .